مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

شاہ حبشہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

امام نسائی ؒ اور امام بیضاوی ؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت بیان کی ہے اور امام ابن جریر ؒ نے حضرت جابر ؓ نے نقل کیا ہے کہ نجران کے چالیس عیسائی ایمان قبول کر چکے تھے۔ حبشہ میں بتیس خوش نصیب ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے' مدینے کے یہودیوں میں سے حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سرفہرست تھے اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی خود ایمان لے آئے۔ امام نسائی ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کر کے دو قافلے حبشہ پہنچے۔ پہلے قافلہ میں تو مہاجرین کی تعداد کم تھی تاہم دوسرا ۸۰ افراد پر مشتمل تھا جس میں حضرت عثمان بمع اپنی زوجہ اسماء ؓ کے ساتھ اسی قافلے کے ہمراہ گئے۔ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے حضرت عثمان ؓ اور حضرت جعفر ؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا' اسے حضور علیہ السلام کی ملاقات کا زیست بھر شوق رہا۔ مگر اس کی یہ حسرت پوری نہ ہو سکی۔ مورخین لکھتے ہیں کہ ایک موقع پر نجاشی نے ۳۰ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں اس کا اپنا بیٹا بھی تھا' حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تھا۔ یہ وفد بحری سفر کے دوران سمندری طوفان کی نذر ہو گیا' کشتی ڈوب گئی اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکا۔ البتہ اس کے علاوہ ایک اور قافلہ وہاں سے مدینے آیا اور ایمان قبول کیا۔

امام بغوی ؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ نجاشی کی وفات کے وقت وہاں پر ایک بھی مسلمان موجود نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضور علیہ السلام کو خبر دی کہ آج نجاشی فوت ہو گیا ہے۔ وہ صاحب ایمان تھا لہٰذا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس بات کا عام اعلان فرمایا۔ لوگ باہر عید گاہ میں نکلے' دو بڑی بڑی صفیں بنیں اور نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امام بغوی ؒ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں یہ جنازہ غائبانہ نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مدینے اور حبشہ کے درمیان موجود تمام پردے ہٹا دیے اور نجاشی کی میت حضور علیہ السلام کو نظر آنے لگی اور اس طرح یہ جنازہ گویا حاضر میت پر ہی پڑھا گیا۔

مولانا عیسیٰ منصوری کی تصانیف

(۱) مقالات منصوری (جلد اول)
(علمی' فکری اور سیاسی موضوعات پر فکر انگیز تحریریں)

(۲) دینی مدارس اور جدید تقاضے
(دینی مدارس کے نصاب و نظام اور جدید تقاضوں کا مفصل تجزیہ)

(۳) مغربی افکار اور ان کا پس منظر
(جدید مغربی فکر کے ارتقاء کا تاریخی و علمی جائزہ)

(۴) تبلیغی تقریریں
(شہرہ آفاق مبلغ الحاج فضل کریم کی تقاریر)

ناشر
ورلڈ اسلامک فورم لندن

پاکستان میں ملنے کا پتہ
الشریعہ اکادمی
پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ

ماہنامہ القاسم کا خصوصی نمبر

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ؒ کی یاد میں

ترتیب و تدوین کے مراحل میں' اکابر کی تحریروں کا وقیع مجموعہ' ایک عظیم تاریخی دستاویز' اکابر علماء ہند کے رشحات قلم'

بعض لکھنے والے اکابر علماء اور مشائخ کے اسماء گرامی

☆ مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ ☆ مولانا ابو الکلام آزاد ؒ ☆ مولانا سعید احمد اکبر آبادی ؒ ☆ مولانا محمد منظور نعمانی ؒ ☆ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ☆ مولانا شاہ عبد القادر رائپوری ؒ ☆ مولانا سید مناظر احسن گیلانی ؒ ☆ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ ☆ علامہ انور شاہ کشمیری ؒ ☆ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب ؒ ☆ مولانا عبد الماجد دریا آبادی ؒ ☆ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی ؒ ☆ مولانا اعزاز علی شیخ الادب ؒ ☆ مولانا سید ازہر شاہ قیصر ☆ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ؒ ☆ مولانا مفتی سید مہدی حسن ☆ قائد ملت مولانا مفتی محمود ؒ ☆ قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق ؒ ☆ مولانا اخلاق حسین قاسمی ☆ مولانا نسیم احمد فریدی ☆ مولانا سید محمد میاں صاحب ؒ ☆ مولانا سید سلیمان ندوی ؒ ☆ مفتی مرغوب احمد لاجپوری۔

القاسم کے سالانہ خریدار بنئے اور خصوصی نمبر مفت حاصل کیجئے

برائے رابطہ

ماہنامہ القاسم خالق آباد جامعہ ابو ہریرہ پوسٹ آفس برانچ نوشہرہ

فون و فیکس: 630237 - 630611 - 0923